OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

اسلام اور عیسائیت کے تصور نکاح کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of the Concept of Marriage in Islam and Christianity

Tauqir ul Zaman
Doctoral candidates, Islamic studies, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore
Prof. Dr. Matloob Ahmad (Corresponding Author)
Head, Department of Arabic and Islamic Studies, The University of Faisalabad
Dr. Saeed Ahmad
Assistant Professor, Department of Pakistan Studies, The Islamia University of Bahawalpur, IUB

Abstract

Marriage is a legally and socially sanctioned union, usually between a man and a woman. It is a social ceremony that is continued in every religion of the world, in every region and in every nation, because it is related to the survival and continuity of life, which if left, the human race will be cut off. Christians believe that marriage is a gift from God. In Islam, marriage holds great value and importance. Islam and Christianity, both Semitic religions, have some commonalities regarding the concept of marriage. In both Islam and Christianity, the importance of marriage is emphasized, some relationships are forbidden for marriage and there are severe punishments for those who marry with mahrams. In both religions, certain conditions of marriage are necessary to fulfil. In both religions, the husband is declared as the ruler and administrator, and it is ordered to treat their

CC BY

wives with love, compassion and gentleness. We found some differences regarding marriage affairs. Unlike Islam, celibacy is permitted and encouraged in Christianity. Islam allows a man to have up to four wives at the same time while Christianity allows only one marriage. In Islam, there is a clear concept of haqq-e-mahr, while in Christianity there is no such concept. This article presents a comparative study of the concept of marriage in Islam and Christianity.

Key words: *Islam, Christianity, concept of marriage, teachings, commonalities, differences*

تمہید

اللہ تعالی نے انسانوں کی پیدائش کے بعد ان کی تمام اہم ضرورتوں کا انتظام فرمایا اور ان کے لئے مناسب نظام بھی بنایا۔ کھانے کے لئے غذائیں، پینے کے لئے پانی فراہم کیا تو ساتھ ہی حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی تفصیلات واضح کر کے اس کا پابند کر دیا۔ سانس لینے کے لئے ہوا اور آکسیجن کا فطری انتظام کیا، شجر کاری کی حوصلہ افزائی اور اس کی افادیت کو واضح کیا تو بے ضرورت درخت کاٹنے کو ممنوع قرار دے دیا۔ دنیا میں کامیاب زندگی کے لئے خاندان کی ضرورت، خاندان کی تشکیل اور وجود کے لئے نکاح کی مشروعیت، نکاح جیسے جائز اور مسنون عمل کی طرف ترغیب، اس کے بے شمار سماجی فوائد، اس پر اجر و ثواب کا وعدہ، ناجائز رشتوں کی قباحت و حرمت، اس کی مذمت، اس پر دنیوی سزا اور اخروی عذاب کو بیان کیا۔ اور اس طرح نکاح و شادی کے بعد ازدواجی تعلق کو نہایت مہذب شائستہ اور مطلوب طریقہ قرار دے کر اس کو نہایت آسان بنا دیا۔ نکاح مرد اور عورت کا خالص نجی اور ذاتی معاملہ ہی نہیں، بلکہ یہ نسل انسانی کے وجود، قیامت تک اس کی بقا و دوام اور بے شمار انسانی و سماجی ضرورتوں اور تقاضوں کی فراہمی اور تکمیل کے لئے اللہ اور رسول کی طرف سے متعین کردہ نہایت مہذب اور شائستہ طریقہ ہے۔ نکاح کے متعلق رہنمائی کا عمل شادی بیاہ کے احکامات سے شروع نہیں ہوتا بلکہ انسان کی تخلیق اور اس کے پیدا کرنے کے تذکرے سے شروع ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت سورۃ نساء میں ارشاد فرماتے ہیں

"یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآئَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا"[1]

"اے انسانوں! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں، اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات کو بگاڑنے سے بچو، بے شک اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔"

خالق کائنات نے انسانی معاشرے کو ایک انوکھے انداز میں ترتیب دیا، آدم علیہ السلام کی ایک ذات سے دنیا کی ویرانی کو آبادی میں بدل دیا اور بغیر کسی خارجی مدد کے انسان ہی کو اس کا ذریعہ بنایا، اس طرح انسان ایک ذات سے ایک معاشرے میں بدل گیا۔ اللہ تعالی نے انسان کو پیدا فرما کر اسے دو جنسوں (مرد و عورت) میں تقسیم فرمایا اور دونوں میں ایک دوسرے کے لیے طبعی میلان پیدا کیا تاکہ یہ میلان دونوں کو ایک دوسرے سے قریب

کردے اور یہ قربت نسل انسانی کی افزائش کا ذریعہ بن سکے، مرد و عورت دونوں ایک دوسرے کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتے اللہ تعالی نے ان میں ایسا فطری جذبہ رکھا ہے جو ان کو ایک ہونے پر مجبور کرتا ہے اور یہ جوڑا آپ ہی آپ خاندان، معاشرہ اور آبادی کا ایک آسان ذریعہ بن جاتا ہے۔یہ فطری میلان کسی مخصوص خطے یا کسی خاص مخلوق میں پیدا نہیں کیا؛ بلکہ تمام مخلوقات میں پیدا فرمایا جن میں انبیاء کرام جیسی مقدس ہستیاں، صحابہ، تابعین، ائمہ، صوفیاء، بزرگ، علماء، مسلم، غیر مسلم، چوپائے، چرند، پرند، درندے اور سمندری مخلوقات سب شامل ہیں۔

نکاح کی تعریف

نکاح کا لغوی معنی جمع کرنا اور ملانا ہے جیسے عربی کی ضرب المثل ہے، انکحنا الفری فسنری، یعنی ہم نے مذکر اور مؤنث نیل گائے کا ملاپ کروادیا ہے اب ہم دیکھیں گے کہ انکے ہاں کیا پیدا ہوتا ہے۔[2] لفظ "نکاح" وطی کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس میں "ملانے" کا مفہوم پایا جاتا ہے۔علامہ بدالدین عینی لکھتے ہیں لغت میں نکاح کا مطلب مطلق جمع (اکٹھے کرنا) ہے جبکہ شریعت میں مخصوص شرائط کے ہمراہ کیا جانے والا عقد "نکاح" کہلاتا ہے[3]۔ فخر السلام فرماتے ہیں: نکاح 'شرعی عقد کو کہتے ہیں اور اس کے ذریعے وطی مراد لی جاتی ہے-[4] ان تعریفات کا خلاصہ یہ ہے کہ نکاح سے مراد مرد اور عورت میں ہونے والا ایسا معاہدہ ہے جس کی رو سے دونوں ایک دوسرے کے لیے جنسی تعلقات کے حوالے سے حلال ہو جاتے ہیں اور اس کے ذریعے سے دونوں کچھ حقوق کے مالک بنتے ہیں اور کچھ فرائض کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔

اسلام میں نکاح

- **نکاح کی اہمیت**

در مختار میں ہے

ليس لنا عبادة شرعت من عهد آدم عليه السلام الى الآن تستم فى الجنة الا النكاح والايمان [5]

ہم مسلمانوں کے لیے ایسی کوئی عبادت مشروع نہیں رہی جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے اب تک موجود رہی ہو اور پھر جنت میں دائمی رہے سوائے نکاح اور ایمان کے۔اسلام نے نکاح کو انسانی بقاو تحفظ کے لیے ضروری بتایا ہے اسلام نے تو نکاح کو احساسِ بندگی اور شعورِ زندگی کے لیے عبادت سے تعبیر فرمایا ہے۔

- **نکاح سنت رسول ﷺ ہے**

پیغمبر اسلام ﷺ نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"النكاح من سنّتى، نکاح کرنا میری سنت ہے" [6]

سنت سے مراد راستہ اور طریقہ ہے اس حدیث مبارکہ میں مجرد رہنے اور نکاح نہ کرنے سے منع کرنے کے لیے فرمایا گیا کہ نکاح کرنا میرا راستہ اور طریقہ ہے اور اہل اسلام کو سختی کے ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ کے راستے اور طریقے کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے

- **نکاح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی سنت ہے۔**

قرآن مجید بیان کرتا ہے کہ

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً" [7]

"(اے محمد ﷺ) ہم نے آپ سے پہلے یقیناً رسول بھیجے اور انہیں بیویوں اور اولاد سے بھی نوازا"

اس ارشاد ربانی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی صاحبِ اہل وعیال رہے ہیں۔ گویا نکاح انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت مبارکہ رہی ہے۔

- **نکاح نصف ایمان ہے**

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو آدھا ایمان قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ اِسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ فِيْ النِّصْفِ الْبَاقِيْ"[8]

"جو کوئی نکاح کرتا ہے تو وہ آدھا ایمان مکمل کرلیتا ہے اور باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرتا رہے"

اس حدیث مبارکہ میں نکاح کی ترغیب دی گئی ہے اسلام میں تجرد پسندی اور رہبانیت کی مذمت جبکہ نکاح کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اس سے بڑھ کر نکاح کی اور کیا ترغیب ہو سکتی ہے کہ نکاح کرنے کو آدھا دین قرار دے دیا جائے۔

- **نکاح باعث خیر وبرکت**

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ" [9]

"تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں اور تمہارے لونڈی غلاموں میں جو صالح ہوں ان کے نکاح کر دو اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔"

ان آیات مبارکہ میں نکاح کا حکم بھی دیا گیا ہے اور ساتھ ہی نکاح کو خیر وبرکت اور رزق میں اضافے کا باعث قرار دیا ہے۔

- **نوجوانوں کو نصیحت نکاح**

پیغمبر اسلام ﷺ نے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ منكُم الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ"[10]

"اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو کوئی استطاعت رکھتا ہو وہ ضرور شادی کرے کیونکہ یہ (شادی) نگاہوں کو بہت جھکانے والی اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والی ہے اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے۔"

پیغمبر اسلام ﷺ نے نکاح کی فطری ضرورت کے تقاضے کو نظر انداز کرنے، کچلنے یا دبانے کا حکم نہیں دیا بلکہ استطاعت والے کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ معاشرتی ذمہ داریوں یا مخصوص حالات کی وجہ سے عدم استطاعت کی شرط لگا کر وقتی طور پر روزے رکھنے کا حکم دیا ہے حدیث کے یہ الفاظ کہ **وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ** اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو، قابل غور ہیں کہ یہ اجازت صرف اس صورت میں ہے جب استطاعت نہ ہو اور جب بھی بندہ صاحب استطاعت ہو جائے اسے بھی نکاح کا حکم ہے۔

- **چار شادیوں کی اجازت**

اسلام ایسا دین ہے جو ہر زمانے میں اور ہر لحاظ سے بنی نوع انسان کی بہتری چاہتا ہے اسی لیے اسلام نے نکاح کا حکم دیا ہے اور مجرد زندگی گزارنے سے منع کیا ہے اسلام نے مرد کو چار چار تک شادیوں کی اجازت دی ہے، ارشادی باری تعالی ہے

"فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا"[11]

"عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے، کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔"

الھدایہ میں ہے وللحر ان یتزوج اربعا من الحرائر والاماء، ولیس له ان یتزوج اکثر من ذلک[12] آزاد شخص کو یہ حق حاصل ہے وہ چار آزاد عورتوں یا کنیزوں کے ساتھ شادی کر سکتا ہے اسے بیک وقت اس سے زیادہ شادیاں کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ یہاں یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ اسلام نے چار تک شادیاں کر لینے کی مرد کو اجازت ضرور دی ہے البتہ اس کا حکم نہیں دیا۔ کیونکہ ایسا حکم دینے میں کئی طرح کی قباحتیں در آسکتی تھیں تمام انسان جسمانی قوت و طاقت، مالی وسائل کی دستیابی، نکاح کی خواہش رکھنے میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں لہذا ایک سے زائد شادیوں کو ہر مرد کے لیے لازم قرار دینا بھی غیر فطری معاملہ ہے اس لیے اسلام نے اس کو ہر مرد کی اپنی صواب دید پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنے حالات و معاملات کے پیش نظر ایک یا زائد شادیوں کا فیصلہ کرے۔

- **نکاح کی شرائط**

ایجاب: یعنی دعوت نکاح، یہ مرد کی طرف سے دی جاتی ہے۔ **قبول:** نکاح کی دعوت کو قبول کرنا، یہ عورت کی طرف سے ہوتا ہے۔ **شاہد:** دو عاقل و بالغ مسلمان مردوں کا گواہ ہونا یا ایک مرد اور دو عورتوں کا گواہ ہونا۔ **مہر مقرر کرنا:** نکاح کے وقت مہر نقرر کرنا ضروری ہے تاہم اس کی ادائیگی میں تعجیل و تاخیر ہو سکتی ہے۔ **والد یا شرعی وارث کی اجازت:** یہ فقط کنواری لڑکی کے لیے ہے مطلقہ یا بیوہ کے لیے نہیں ہے۔[13]

- **حق مہر کا حکم**

حق مہر، اسلام میں، نکاح کے وقت عورت کو خاوند کا دیا ہوا تحفہ ہوتا ہے جس کو نکاح کا عوض بھی کہا جاتا ہے جو کہ روپے، سونا، چاندی، زیورات، زمین یا کوئی قیمتی چیز یا کچھ اور ہو سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے

"وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْئًا مَّرِيْئًا"[14]

"اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دو، پھر اگر وہ اس میں سے اپنی خوشی سے تمہیں کچھ معاف کر دیں تو تم اسے مزے دار خوشگوار سمجھ کر لے لو۔"

"وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۖ كِتَابَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا"[15]

"اور خاوند والی عورتیں (بھی حرام ہیں) مگر جن (لونڈیوں) کے تم مالک بن جاؤ، یہ اللہ کا قانون تم پر لازم ہے، اور ان کے سوا تم پر سب عورتیں حلال ہیں بشرطیکہ انہیں اپنے مال کے بدلے میں طلب کرو لیکن نکاح کرنے کے لیے نہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لیے، پھر ان عورتوں میں سے جسے تم کام میں لائے ہو تو ان کے جو حق مقرر ہوئے ہیں وہ انہیں دے دو، البتہ ایسے سمجھوتے میں کوئی گناہ نہیں ہے جو مہر کے مقرر ہو جانے کے بعد آپس کی باہمی رضامندی سے ہو جائے، بے شک اللہ خبردار حکمت والا ہے۔"

مولانا مودودی حق مہر کی ادائیگی کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

"پس نکاح کے وقت عورت اور مرد کے درمیان مہر کی جو قرارداد ہوئی ہو اس کو پورا کرنا مرد پر لازم ہے اگر وہ قرارداد کو پورا کرنے سے انکار کرے تو عورت کو حق ہے کہ وہ اپنے نفس کو اس سے روک لے۔ یہ ایسی ذمہ داری ہے جس سے سبکدوش ہونے کی کوئی صورت مرد کے لیے بجز اس کے نہیں ہے کہ عورت یا تو اس کو مہلت دے یا اس کی ناداری کا لحاظ کر کے بخوشی معاف کر دے یا اس پر احسان کر کے برضا و رغبت اپنے حق سے دست بردار ہو جائے۔"[16]

قرآن مجید کی ان آیات میں حق مہر کے حوالے سے واضح احکام بیان ہوئے ہیں، حق مہر کو لازم قرار دیتے ہوئے مرد کو مہر ادا کرنے کا پابند کیا گیا ہے البتہ مرد اور اسکی بیوی کی باہمی رضامندی سے مہر میں کمی، مہر کی ادئیگی میں تاخیر یا مہر کی کلی طور پر معافی ہو سکتی ہے اسلام نے یہ اختیار مکمل طور پر عورت کو دیا ہے اس حوالے سے عورت کو نہ تو مجبور کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی زبردستی کی جا سکتی ہے۔

- **اسلام میں محرمات نکاح**

اسلام میں کچھ ایسے رشتے بیان کیے گئے ہیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے۔ قران مجید میں ارشاد باری تعالی ہے

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِیٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"[17]

"تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور جن ماؤں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور تمہاری عورتوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے (ایسی عورتیں) جن کے ساتھ تم نے جنسی تعلق قائم کیا ہو، اور اگر جنسی تعلق قائم نہ ہوا ہو تو پھر (ان کی بیٹیوں کے ساتھ) نکاح میں کچھ گناہ نہیں، اور تمہارے سگے بیٹوں کی عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں)، اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا (ایک نکاح میں حرام ہے) مگر جو پہلے ہو چکا، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا:

"لا يجُمَعُ بين المرأة وعمتها، ولا بين المرأة وخالتها" [18]

"کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے"۔

البحر الرائق میں ہے: لا يجمع الرجل بين امرأة وابنة أخيها[19] مرد کا پھوپھی اور بھتیجی کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔

- **اسلام میں محرمات سے نکاح کرنے کی سزا**

اسلام میں محرمات سے نکاح کرنا نا قابل معافی جرم ہے جس کی دنیوی سزا قتل ہے

"عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ."[20]

"براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے چچا سے ملا ان کے ساتھ ایک جھنڈا تھا میں نے ان سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر رکھی ہے، اور حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن مار دوں اور اس کا مال لے لوں۔"

- **اسلام میں زبردستی کی شادی کی ممانعت**

اسلام میں زبردستی کا نکاح درست نہیں ہے اسلام نے جہاں مردوں کو نکاح کے حوالے سے ازادی دی ہے وہاں عورتوں کو بھی مکمل حق دیا ہے کہ وہ اپنی رضامندی سے اپنے شریک حیات کا انتخاب کریں۔ اس حوالے سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات بڑے واضح ہیں جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اليتيمة تستامر في نفسها فإن صمتت فهو إذنها وإن ابت فلا جواز عليها" [21]

"یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو پھر یہی اس کی اجازت ہے، اور اگر وہ انکار کردے تو پھر اس پر زیادتی نہ کی جائے۔"

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکی کو نکاح باقی رکھنے کا یا ختم کرنے کا اختیار دیا تھا جس کا نکاح اس کے والد نے اس کی مرضی کے خلاف کر دیا تھا اس حوالے سے سنن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

" ان جارية بكرا اتت النبي صلى الله عليه وسلم، فذكرت ان اباها زوجها وهي كارهة، فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم." [22]

"ایک کنواری لڑکی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کر دیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا۔"

ان روایات سے معلوم ہوا کہ اسلام میں عورت کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف یا اس کی پسند کے خلاف نہیں کیا جا سکتا اور اگر کوئی ایسا کر دے تو منکوحہ عورت اس حوالے سے خود مختار ہے کہ وہ اس مرضی کے خلاف ہونے والے نکاح کو بر قرار رکھے یا قانونی اقدامات کے بعد ختم کر دے، الغرض جب تک عورت کی مرضی نکاح میں شامل نہ ہو جائے وہ نکاح درست نہیں ہو گا۔

- **اسلام میں شوہر کی حاکمیت**

اسلام کی تعلیمات کی روح سے اللہ تعالی نے مرد کو اس کی بیوی پر حاکم مقرر کیا ہے لہذا بیوی کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کی فرمانبر داری کرے اور ہر معروف میں اس کی اطاعت کرے۔ ارشاد باری تعالی ہے

"اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ"[23]

"مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس واسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اس واسطے کہ خرچ کئے انہوں نے اپنے مال پھر جو عورتیں نیک ہیں سو تابعدار ہیں نگہبانی کرتی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت سے۔"

اس آیت میں مردوں کی حاکمیت کی دو وجوہ بیان کی گئی ہیں پہلی یہ کہ یہ اللہ تعالی نے خاص حکمت کے تحت مردوں کو درجہ عطا فرمایا ہے دوسرا یہ کہ مردوں کو نان ونفقہ کا ذمہ دار بنا دیا کہ وہ عورتوں پر اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اس آیت میں نیک عورت اس کو قرار دیا گیا ہے جو اپنے شوہر کی فرمانبر داری کرتی ہے اور اپنی پاک دامنی کی محافظت کرتی ہے۔

عیسائیت کا تصور نکاح

- **عیسائیت میں نکاح کی اہمیت**

عہد نامہ جدید کی کتاب، مرقس میں ہے

"مگر جس نے اِنسانوں کو بنایا، اُس نے شروع سے اُنہیں مرد اور عورت بنایا۔ اِس لیے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ دے گا اور وہ دونوں ایک بن جائیں گے۔ لہٰذا وہ دو نہیں رہے بلکہ ایک ہو گئے ہیں۔ اِس لیے جسے خدا نے جوڑا ہے، اُسے کوئی اِنسان جُدا نہ کرے۔"[24]

عہد نامہ قدیم کی کتاب، پیدائش میں ہے

"پھر یہوواہ خدا نے کہا: یہ اچھا نہیں کہ آدمی اکیلا رہتا رہے۔ مَیں اُس کے لیے ایک مددگار، ہاں، ایک مناسب ساتھی بناؤں گا۔"[25]

ان دونوں مقامات پر حضرت آدم اور ان کی بیوی حضرت حوا علیہما السلام کی پیدائش اور انکے نکاح و ملاپ کا تذکرہ ہے جس سے نکاح کی تاریخ، اہمیت اور افادیت کا پتا چلتا ہے۔

عہد نامہ قدیم کی کتاب، امثال میں ہے

"جس کو بیوی ملی اس نے تحفہ پایا اور اس پر خداوند کا فضل ہوا۔[26] گھر اور مال تو باپ دادا سے وراثت میں ملتے ہیں لیکن دانش مند بیوی خداوند سے ملتی ہے۔"[27]

ان آیات میں نکاح کی اہمیت اور فضیلت کا بیان ہے ساتھ ہی بیوی کو تحفہ خداوندی اور فضل خدا قرار دیا گیا ہے۔

- **عیسائیت میں مجرد رہنے کی ترغیب و نصیحت**

یقینا فطری جذبات کو مسترد کرنا کبھی خیر کا ذریعہ نہیں بن سکتا، جب کبھی ایسی کوشش کی گئی تو اس کا بدترین ردعمل دیکھنے میں آیا۔ دنیا میں بہت سے ایسے نعرے اٹھے جنہوں نے مذہب کے نام پر اس ضرورت کا انکار کیا جن میں عیسائیت کی رہبانیت سر فہرست ہے، جنہوں نے مجاہدے اور نفسی قوتوں کو زیر کرنے کے نام پر فطری ضروریات کا انکار کردیا، جس کا نتیجہ ان کے دین و دنیا کی خرابی اور فساد کی صورت میں ظاہر ہوا۔ عیسائیت میں اسلام کے برخلاف مجرد رہنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے عیسائیت میں غیر شادی شدہ رہنے کو افضل و بہتر اور تعلیمات مسیح کے قریب تر سمجھا جاتا ہے۔

عہد نامہ جدید کی کتاب، 1 کرنتھیوں میں ہے کہ

"مَیں غیر شادی شُدہ لوگوں اور بیواؤں سے کہتا ہوں کہ بہتر ہے کہ وہ میری طرح غیر شادی شُدہ رہیں۔ لیکن اگر اُن میں ضبطِ نفس نہیں ہے تو وہ شادی کر لیں کیونکہ شادی کرنا ہوس کی آگ میں جلنے سے بہتر ہے۔[28] اگر آپ شادی کر بھی لیں تو آپ گناہ نہیں کرتے اور اگر ایک کنواری یا کنوارہ شادی کر بھی لیتا ہے تو وہ گناہ نہیں کرتا مگر جو لوگ شادی کرتے ہیں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور میں آپ کو ان سے بچانا چاہتا ہوں۔[29]

ان آیات سے واضح ہے کہ غیر شادی شدہ رہنے کی ترغیب دینے کے ساتھ تجرد پسندی کی نصیحت کی جا رہی ہے یہاں شادی کرنے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور مجرد رہنے کو سراہا گیا ہے شادی کرنے کی اجازت جن الفاظ میں دی گئی ہے وہ بھی دلچسپ ہیں "شادی کر بھی لیتا ہے تو گناہ نہیں کرتا" گویا ناخوشی سے اور بامر مجبوری اجازت دی جارہی ہے حضرت عیسی علیہ السلام خود بھی مجرد ہی رہے اور اسی کی ترغیب بائبل کے بیانات سے ملتی ہے جبکہ پیغمبر اسلام ﷺ نے خود بھی شادیاں کی ہیں اور شادی کو اپنی سنت قرار دیتے ہوئے اس سے اعراض کرنے والے کو سخت الفاظ میں سرزنش فرمائی ہے۔ چنانچہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: **النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي** یعنی نکاح کرنا میری سنت ہے[30] اور دوسرے موقع پر فرمایا: **مَن رغِب عن سُنتي فليس مِنِّي** یعنی جس نے میری سنت کو چھوڑ دیا پس اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں[31]۔ امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث کو کتاب النکاح میں لائے ہیں اور باب باندھا ہے نکاح کی ترغیب میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کا یہ فرمان نکاح کے بارے تھا۔

- **عیسائیت میں بیک وقت ایک ہی شادی کی اجازت**

اسلام کے بر خلاف عیسائیت میں مرد کو ایک وقت میں صرف ایک ہی شادی کی اجازت ہے یعنی مرد ایک وقت میں ایک سے زائد بیویاں نہیں رکھ سکتا چاہے حالات وواقعات اس کا تقاضا ہی کیوں نہ کرتے ہو جبکہ اسلام میں مرد کو ایک ہی وقت میں چار تک شادیوں کی اجازت ہے۔

عہد نامہ جدید کی کتاب، 1 کرنتھیوں میں ہے

"اب مَیں اُن سوالوں کے جواب دیتا ہوں جو آپ نے پوچھے تھے۔ بہتر ہے کہ آدمی عورت کو نہ چُھوئے۔ مگر چونکہ حرام کاری اِتنی عام ہے اِس لیے ہر مرد کی اپنی اپنی بیوی ہو اور ہر عورت کا اپنا اپنا شوہر ہو"[32]

عہد نامہ جدید کی کتاب، 1 تیمتھیس میں ہے

"بے شک اگر ایک آدمی نگہبان بننے کی کوشش کرتا ہے تو وہ ایک اچھے کام کی خواہش رکھتا ہے، نگہبان کو اِلزام سے پاک، ایک بیوی کا شوہر، اچھی عادتوں کا مالک، سمجھ دار، مہذب، مہمان نواز اور تعلیم دینے کے لائق ہونا چاہیے۔"[33]

عہد نامہ عتیق کی کتاب، طیطس میں ہے

"وہ اِلزام سے پاک ہوں، ایک بیوی کے شوہر ہوں، اُن کے بچے ایمان رکھتے ہوں اور اُن کے بچوں پر عیاشی اور بغاوت کا اِلزام نہ ہو"[34]

ان آیات کو اس بات کی دلیل میں پیش کیا جاتا ہے کہ مسیحی مرد ایک وقت میں ایک سے زائد شادیاں نہیں کر سکتا اور یہ الفاظ کہ "ہر مرد کی اپنی اپنی بیوی ہو اور ہر عورت کا اپنا اپنا شوہر ہو، "کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے کہ ایک مرد ایک سے زائد بیویاں نہیں رکھ سکتا۔ کچھ جدید مسیحی ان آیات کو مسیحی مذہبی رہنماؤں کے ساتھ خاص مانتے ہیں لیکن روایتی مسیحی علماء انکو عام مانتے ہوئے تمام عیسائیوں کو ان آیات پر عمل کرنے کا پابند قرار دیتے ہیں انہی آیات کی بنا پر عیسائیت میں تعدد ازواج کو حرام قرار دیا جاتا ہے۔ اسلام میں ایک سے زائد شادیوں کی مرد کو اجازت ہے البتہ اسے ضروری قرار نہیں دیا گیا انسانی معاشرے میں ایک شادی کی قید لگانا یا ایک سے زائد شادیوں کو ضروری قرار دینا یہ دونوں صورتیں ہی انسانی معاشرے کے لیے تباہ کن ہو سکتی ہیں اسلام کا تصور نکاح بالکل فطری ہے کہ ایک شادی کو ضروری قرار دیا گیا جبکہ مختلف حالات وواقعات اور ضرورت کے پیش نظر بیویوں میں عدل وانصاف کرنے کی شرط لگا کر ایک سے زائد شادیوں کی اجازت دی گئی ہے۔

انسانی معاشرے میں ایسے حالات بنتے رہے ہیں اور آئندہ بھی بن سکتے ہیں کہ عورتوں کا تناسب کسی قوم میں، علاقے میں یا مجموعی طور پر مردوں سے زائد ہو جائے۔ ماضی میں ایسے حالات جنگوں کی وجہ سے پیش آتے رہے ہیں کہ لڑائیوں میں مردوں کی ایک بڑی تعداد کے قتل ہو جانے سے قبائل میں مردوں کا تناسب بہت کم ہو جاتا تھا ایسی صورت میں اگر ایک مرد کو ایک سے زائد عورتوں کے ساتھ جائز تعلق بنانے کی اجازت نہ دی جاتی تو بہت سی معاشرتی خرابیاں پیدا ہو سکتی تھیں۔ ماضی قریب میں اس کی مثال موجود ہے جب جنگ عظیم دوم میں ہلاکتوں کی وجہ سے جرمنی میں 73 لاکھ عورتیں مردوں کی نسبت زائد تھیں جن میں سے 33 لاکھ عورتیں بیوہ تھیں وہاں 20 سے 30 سال کی عمر کے 100 مردوں کے لیے 167 ہم عمر عورتیں موجود تھیں ان عورتوں کو ایک مرد کی بطور خاوند بھی ضرورت تھی اور یہ بھی ضرورت تھی کہ وہ ان کے نان ونفقہ اور دیگر ضروریات زندگی کا انتظام کر سکے۔ ایسی صورت حال میں معاشرتی خرابیوں اور برائیوں کا دروازہ بند کرنے کا واحد حل تعدد ازواج تھا جس پر عمل نہیں کیا گیا اور جرمنی معاشرتی طور پر جنسی تعلقات سے متعلقہ خرابیوں اور برائیوں کا گڑھ بن گیا۔[35]

- **نکاح کی شرائط**

شاہد: اسلام کی طرح عیسائیت میں بھی نکاح کے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔[36] **ایجاب و قبول:** چرچ میں پادری کے سامنے دلہا دلہن ساتھ ہمیشہ رہنے اور محبت نبھانے کے وعدے کرتے ہیں اور ایجاب و قبول ہوتا ہے۔[37]

- **عیسائیت میں حق مہر کا تصور**

عیسائیت کی تعلیمات میں مہر کے حوالے سے کوئی رہنمائی نہیں ملتی۔ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ عتیق دونوں اس حوالے سے خاموش ہیں۔ کچھ عیسائی علماء سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کے ہاں مذہبی طور پر مہر کا کوئی تصور موجود نہیں ہے البتہ رسم کے طور پر جہیز وغیرہ دیا جاتا ہے جبکہ اسلام میں حق مہر کے حوالے سے واضح ہدایات اور احکام موجود ہیں پیغمبر اسلام نے اپنی شادیوں کے موقعوں پر کس بیوی کو کتنا مہر دیا سب کی تفصیلات محفوظ و موجود ہیں اور قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے اس موضوع کی تمام جزیات کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت میں مہر کا تصور ملتا ہے اس حوالے سے ایک اشارہ قرآن مجید کی سورہ قصص میں موجود ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے

"قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَى ابۡنَتَیَّ هٰتَیۡنِ عَلٰۤى اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَیۡكَ ؕ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ"[38]

"انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں اس عہد پر کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو پھر اگر دس سال پورے کر دو تو وہ تمہاری طرف سے احسان ہو گا اور میں تم پر تکلیف ڈالنی نہیں چاہتا تم مجھے ان شاء اللہ نیک لوگوں میں پاؤ گے۔"

امام قرطبی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اجارہ کو مہر بنایا ہے اور نقد کوئی شے نہیں دی"[39] اس سے معلوم ہوا کہ یہ آٹھ یا دس سالہ اجرت جوطے کی گئی تھی یہ مہر یا مہر کا بدل تھا جس کو شرط کے طور پر نکاح کے لیے ضروری قرار دیا گیا تھا اور موسی علیہ السلام نے اس شرط کو قبول کیا اور مہر کو یا مہر کے بدل کو احسن طریقے سے ادا کیا۔ لیکن مہر کے حوالے سے یہودیت بھی عیسائیت کی طرح بالکل خاموش ہے اور ان دونوں مذاہب میں کسی قسم کے مہر کے احکام موجود نہیں ہیں نہ ہی ان مذاہب میں عملی طور پر اس حوالے سے کوئی رسم پائی جاتی ہے۔

- **عیسائیت میں محرمات نکاح**

اسلام کی طرح عیسائیت میں بھی کچھ رشتے ایسے ہیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے۔

عہد نامہ قدیم کی کتاب، احبار میں ہے

"تم میں سے کوئی رشتہ دار کے پاس اسکے بدن کو بے پردہ کرنے کے لئے نہ جائے۔ میں خداوند ہوں۔ تو اپنی ماں کے بدن کو جو تیرے باپ کا بدن ہے بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیری ماں ہے۔ تو اسکے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔ تو اپنے باپ کی بیوی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے باپ کا بدن ہے۔ تو اپنی بہن کے بدن کو چاہے وہ تیرے باپ کی بیٹی ہو چاہے تیری ماں کی خواہ وہ گھر میں پیدا ہوئی ہو خواہ اور کہیں بے پردہ نہ کرنا۔

تو اپنی پوتی یا نواسی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ انکا بدن تو تیرا ہی بدن ہے۔ باپ کی بیوی کی بیٹی جو تیرے باپ سے پیدا ہوئی ہے تیری بہن ہے۔ تو اسکے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔ تو اپنی پھوپھی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے باپ کی قریبی رشتہ دار ہے۔ تو اپنی خالہ کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیری ماں کی قریبی رشتہ دار ہے۔ تو اپنے باپ کے بھائی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا یعنی اسکی بیوی کے پاس نہ جانا۔ وہ تیری چچی ہے۔

تو اپنی بہو کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے بیٹے کی بیوی ہے۔سو تو اسکے بدن کو بے پردہ نہ کرنا۔ تو اپنی بھاوج کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے بھائی کا بدن ہے۔ تو کسی عورت اور اسکی بیٹی دونوں کے بدن کے بے پردہ نہ کرنا اور نہ تو اس عورت کی پوتی یا نواسی سے بیاہ کرکے ان میں سے کسی کے بدن کو بے پردہ کرنا کیونکہ وہ دونوں اس عورت کی قریبی رشتہ دار ہیں۔ یہ بڑی خباثت ہے۔ تو اپنی سالی سے بیاہ کر کے اسے اپنی بیوی کی سوکن نہ بنانا کہ دوسری کے جیتے جی اسکے بدن کو بھی بے پردہ کرے۔"[40]

عہد نامہ قدیم کی مندرجہ بالا آیات میں ان رشتوں کا بیان ہے جن سے نکاح کرنا حرام ہے۔ یہ بیان چونکہ عہد نامہ قدیم میں ہے اس لیے یہ حرمت نہ صرف دین عیسوی میں ہے بلکہ یہ محرمات نکاح اہل یہود کے ہاں بھی معتبر ہیں۔

- **عیسائیت میں محرمات سے نکاح کی سزا**

اسلام کی طرح عیسائیت میں بھی محرمات سے نکاح کرنا نہ قابل معافی جرم ہے اور ایسا جرم کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم ہے۔
عہد نامہ قدیم کی کتاب، احبار میں ہے
"اور جو شخص اپنی سوتیلی ماں سے صحبت کرے اس نے اپنے باپ کے بدن کو بے پردہ کیا وہ دونوں ضرور جان سے مارے جائیں۔انکا خون ان ہی کی گردن پر ہوگا[41]اور اگر کوئی مرد اپنی بہن کو جو اسکے باپ کی اسکی ماں کی بیٹی ہو لیکر اسکا بدن دیکھے اور اسکی بہن اسکا بدن دیکھے تو یہ شرم کی بات ہے۔وہ دونوں اپنی قوم کے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے قتل کئے جائیں۔اس نے اپنی بہن کے بدن کو بے پردہ کیا۔اسکا گناہ اسی کے سر لگے گا۔"[42]
بائبل کی ان آیات سے ثابت ہوا کہ محرمات سے نکاح کرنے والے کی سزا موت ہے بالکل یہی حکم اسلام نے بیان کیا ہے کہ جو جان بوجھ کر محرم رشتے دار سے نکاح کرے گا اس کو قتل کیا جائے گا۔

- **عیسائیت میں شوہر کی حاکمیت**

اسلام کی طرح عیسائیت میں بھی شوہر کو حاکم اور قوام بنایا گیا ہے اور بیویوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں
عہد نامہ جدید کی کتاب، کلسیوں میں ہے
"اَے بِیویو !جَیسا خُداوند میں مُناسِب ہے اپنے شَوہروں کے تابِع رہو۔ اَے شَوہرو !اپنی بِیویوں سے محبّت رکھّو اور اُن سے تلخ مِزاجی نہ کرو۔"[43]
عہد نامہ جدید کی کتاب، افسیوں میں ہے
"بِیویو !اپنے شَوہروں کی اَیسی تابِع رہو جَیسے خُداوند کی۔ کِیُونکہ شَوہر بِیوی کا سر ہے جَیسے کہ مسِیح کلِیسیا کا سر ہے اور وہ خُود بدَن کا بچانے والا ہے۔ لیکِن جَیسے کلِیسیا مسِیح کے تابِع ہے وَیسے ہی بِیویاں بھی ہر بات میں اپنے شَوہروں کے تابِع ہوں۔"[44]
بائبل کی ان آیات میں شوہروں کی حاکمیت کا بیان ہے اور بیویوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کی اطاعت و تابعداری کریں یہی حکم اسلام کا ہے اور یہ حکم فطرت و حکمت پر مبنی ہے۔

- **اسلام اور عیسائیت کا بین المذاہب نکاح کا تصور**

اسلام نے اہل اسلام کو اہل اسلام خواتین کے علاوہ اہل کتاب خواتین سے بھی نکاح کی اجازت دی ہیں جن میں نصرانی اور یہودی خواتین شامل ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے

"وَطَعَامُ الَّذينَ أوتُوا الكِتٰبَ حِلٌّ لَكُم وَطَعامُكُم حِلٌّ لَهُم وَالمُحصَنٰتُ مِنَ المُؤمِنٰتِ وَالمُحصَنٰتُ مِنَ الَّذينَ أوتُوا الكِتٰبَ مِن قَبلِكُم إِذا ءاتَيتُموهُنَّ أُجورَهُنَّ مُحصِنينَ غَيرَ مُسٰفِحينَ وَلا مُتَّخِذي أَخدانٍ" [45]

"اہل کتاب کا کھانا تمھارے لیے حلال ہے اور تمھارا کھانا ان کے لیے ۔نیز مؤمن عفیفہ عورتیں تمھارے لیے حلال ہیں اور ان لوگوں کی عفیفہ عورتیں بھی جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی بشرطیکہ اس سے تمھاری غرض مہر ادا کر کے نکاح میں لانا ہو محض شہوت رانی اور پوشیدہ آشنائی نہ ہو۔"

قرآن مجید کی ان آیات میں اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کی عورتوں سے مسلمان مردوں کو شادی کی اجازت دی گئی ہے اور اس اجازت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اہل کتاب ہیں جبکہ اسلام میں اہل کتاب عورتوں کے علاوہ دیگر ادیان کی خواتین سے نکاح ممنوع قرار دیا گیا ہے ارشاد باری تعالی ہے وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ [46] اور نہ تم مشرک عورتوں سے نکاح کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں، اس آیت میں مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت بیان ہوئی ہے اور اس ممانعت کی وجہ شرک قرار دی گئی ہے البتہ اہل کتاب عورتوں کا حکم الگ ہے۔ یہ اجازت صرف مسلمان مردوں کو دی گئی ہے مسلمان عورتیں صرف مسلمان مردوں سے ہی نکاح کر سکتی ہیں۔

بائبل میں بغیر کسی قید کے دیگر ادیان کے ماننے والوں سے نکاح کرنے کے اجازت بیان ہوئی ہے

عہد نامہ جدید کی کتاب، 1 کرنتھیوں میں ہے

"اِسی طرح اگر ایک بہن کا شوہر اُس کا ہم ایمان نہیں ہے لیکن اُس کے ساتھ رہنے پر راضی ہے تو وہ بہن اُسے نہ چھوڑے۔ کیونکہ غیر ایمان شوہر اپنی بیوی کی وجہ سے پاک سمجھا جاتا ہے۔ اِسی طرح غیر ایمان بیوی اپنے شوہر کی وجہ سے پاک سمجھی جاتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ کے بچے ناپاک ہوتے مگر اب وہ پاک ہیں لیکن اگر آپ کا غیر ایمان جیون ساتھی آپ سے علیٰحدہ ہونا چاہتا ہے تو اُسے جانے دیں ایسی صورت میں ایک بھائی یا بہن اُس کے ساتھ رہنے کا پابند نہیں ہے خدا چاہتا ہے کہ آپ صلح پسند ہوں" [47]

ان آیات میں اس شوہر کا بیان ہے جو ایک عیسائی عورت کا شوہر ہے لیکن اس کا ہم ایمان نہیں ہے یعنی کسی دوسرے دین کا ماننے والا ہے اور یہاں پر کوئی صراحت بھی نہیں ہے کہ دیگر ادیان میں سے کس دین کا پیروکار ہے یہاں صرف یہ وضاحت ہے کہ وہ غیر عیسائی ہے لہذا اس سے ثابت ہوا کہ عیسائی عورتوں کو بائبل کے مطابق دیگر ادیان کے مردوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ بائبل کے ان الفاظ پر غور کیا جائے "لیکن اگر آپ کا غیر ایمان جیون ساتھی آپ سے علیٰحدہ ہونا چاہتا ہے تو اُسے جانے دیں ایسی صورت میں ایک بھائی یا بہن اُس کے ساتھ رہنے کا پابند نہیں ہے" یہاں پر غیر ایمان جیون ساتھی کہا گیا جو کہ شوہر اور بیوی دونوں ہو سکتے ہیں مزید کہا گیا کہ اگر غیر ایمان جیون ساتھی جانا چاہے یعنی علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو ایسی صورت میں ایک بھائی یعنی عیسائی مرد یا بہن یعنی عیسائی عورت اس جیون ساتھی کے ساتھ رہنے کے پابند نہیں ہیں۔

الغرض مذکورہ آیات میں عیسائی مردوں کو غیر عیسائی عورتوں سے اور عیسائی عورتوں کو غیر عیسائی مردوں سے نکاح کی اجازت دی گئی ہے ۔

خلاصہ بحث

نکاح معاشرتی نظام کا ایک اہم رکن ہے جو مرد وزن کو حلال طریقے سے ازدواجی رشتے میں باہم منسلک کرتا ہے شادی ایک سماجی تقریب ہے جو دنیا کے ہر مذہب، ہر خطے اور ہر قوم میں جاری ہے، کیونکہ اس کا تعلق زندگی کی بقا اور تسلسل سے ہے، جسے اگر چھوڑ دیا جائے تو نسل انسانی منقطع ہو جائے گی۔ اسلام اور عیسائیت میں تصور نکاح کا تقابل کرتے ہوئے کچھ مشترکات اور کچھ مختلف امور سامنے آتے ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں: 1) عیسائیت نے شادی کو خدا کا تحفہ قرار دیا ہے تاہم عیسائیت میں مجرد رہنے کی بھی نہ صرف اجازت ہے بلکہ ترغیب دی گئی ہے عیسی علیہ السلام بھی مجرد ہی رہے۔ اسلام میں شادی کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے حتی کہ اسے باعث اجر وثواب بتایا گیا ہے اور مجرد رہنے کو سخت ناپسند کیا گیا ہے پیغمبر اسلام ﷺ نے خود کئی شادیاں کیں اور اس حوالے سے عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ 2) اسلام میں مرد کو بیک وقت چار تک شادیوں کی اجازت ہے جبکہ عیسائیت میں بیک وقت ایک سے زائد شادیاں کرنا حرام ہے۔ 3) اسلام اور عیسائیت میں محرمات نکاح کے تحت ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپھی، بھانجی، بھتیجی سمیت کئی رشتوں سے نکاح ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ دونوں ادیان میں محرمات سے نکاح کو ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے۔ 4) اسلام میں حق مہر کو لازمی قرار دیا گیا ہے جبکہ عیسائیت میں اس کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ 5) عیسائیت میں یہ شرط ہے کہ نکاح صرف چرچ میں ہو گا اور پادری کے ذریعے ہو گا جبکہ اسلام میں نکاح کسی بھی جگہ ہو سکتا ہے اور کوئی بھی نکاح خواں ہو سکتا ہے۔ 6) اسلام اور عیسائیت میں زبردستی کی شادی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ 7) اسلام اور عیسائیت میں شوہر کو حاکم اور قوام قرار دیا گیا ہے اور بیوی کو شوہر کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ 8) اسلام اور عیسائیت میں شوہروں کو بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، محبت کرنے اور اخلاق حسنہ سے پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ دونوں مذاہب میں نکاح کا تصور پایا جاتا ہے اسلام کا تصور نکاح فطرت کے عین مطابق، سادہ اور سہل ہیں جبکہ عیسائیت کے تصور نکاح میں کچھ اصلاح طلب امور پائے جاتے ہیں۔

References

[1]Al-Nisa 4:1

[2] Ali ibn Abi Bakr Al-Marghinani, Al-Hidayah (Lahore: Shabbir Brothers, 2010), 1: 17.

[3] Al-Marghinani, Al-Hidayah, 1:18.

[4] Al-Marghinani, Al-Hidayah, 1:18.

[5]Ala al-Din Haskafi, Durr al-Mukhtar (Karachi: H.M. Saeed Company), 2: 5.

[6] Muhammad ibn Yazid Ibn Majah, Al-Sunan (Lahore: Maktaba Islamiyah, 2012), 2: 159.

Ar-Ra'd :13:38[7]

[8] Abdal Azeem Al Manzari, Al-Targhib wal-Tarhib (Mumbai: Dar ul Ilm, 2015), 1:648.

[9] An-Nur 24:32.

[10] Muslim ibn Hajjaj, Al- Sahih (Lahore: Maktaba Islamiyah, 2012), 4: 397.

[11]Al-Nisa 4:3

[12] Al-Marghinani, Al-Hidayah, 1: 64.

[13] Al-Marghinani, Al-Hidayah, 1:91.

[14] Al-Nisa 4:4.

[15] Al-Nisa 4:24.

[16] Abu al-A'la Maududi, , Haqooq al Zaujain (Lahore: Islamic Publications Ltd., 1972), 32.

[17] Al-Nisa 4:23.

[18] Muslim, Al-Sahih, 4:409.

[19] Zain al-Din Ibn Najim, Al-Bahr al-Ra'iq (Quetta: Printed Rashidiya), 3:168
[20] Ibn Majah, Al-Sunan, 2:428.
[21] Muhammad bin Isa, Tirmidhi, Al-Jami' (Lahore: Naumani Kutub Khana, 2012), 1:610.
[22] Ibn Majah, Al-Sunan, 2:169.
[23] Al-Nisa 4:34.
[24] Mark 6:9-10
[25] Genesis 2:18
[26] Proverbs 18:22
[27] Proverbs 19:14
[28] I Corinthians 7:8-9
[29] I Corinthians: 7:28
[30] Ibn Majah, , Sunan, 2:159.
[31] Bukhari, Sahih al-Jami', 6:499.
[32] I Corinthians: 7:1-3
[33] I Timothy 3:1-2
[34] Titus: 1:6
[35] Dr. Muhammad Aftab Khan, Polygamy and Islam (Lahore: Shafiq Press, 2015), p. 10-11.
[36] Hebrews 13:4.
[37] Romans 15:7.
[38] Al-Qasas 28:27.
[39] Muhammad bin Ahmad Qurtubi, Al-Jami' li Ahkam al-Quran (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyah, 1988),13:185.
[40] Leviticus 18:6-18
.20:11 Leviticus [41]
[42] Leviticus 20:17.
[43] Colossians 3:18-19.
[44] Ephesians 5:22-24.
[45] Al-Ma'idah 5:5.
[46] Al-Baqarah 2:221.
[47] I Corinthians 7:12-14.